Shamsul Arfin

Asst professor

(Guest Faculty)

department of Urdu

Raja Singh College, Siwan

study material for

B.A part 2 (H)

lecture 2

## سرسید کا مضمون "امید کی خوشی" کا تنقیدی جائزہ

یہ ساری امیدیں ماں کو اس وقت ہے جب بچہ ابھی گھوارہ میں سو رہا ہے۔ ابھی غوں غاں تک نہیں کرتا۔ سرسید نے کتنے اچھوتے انداز میں ایک عورت کی خواہش اور امید کو پیش کیا ہے۔ ایک عورت کی تمام امیدیں سو فیصد صحیح اور درست ہیں۔

اپنے اسی مضمون میں سرسید نے امید کے متعلق ایک اور واقعہ بیان کیا ہے جو قابل ستائش ہے۔سر سید کی فنی بصیرت اور قلم کی سحر کاری کہی جائے تو بیجا نہ ہو گا۔ انکی اس عبارت کو ملاحظہ فرمائیے:-

...." دیکھو وہ بڑھا آنکھوں سے اندھ اپنے گھر میں بیٹھا روتا ہے۔ اس کا پیارا بیٹا بھیڑوں کے ریوڑ میں سے غائب ہوگیا ہے ۔وہ اس کو ڈھونڈتا ہے پر وہ نہیں ملتا۔ مایوس ہے پر امید نہیں ٹوٹی ۔لہو

بھرا، دانتوں پھٹا کرتا دیکھتا ہے پر ملنے سے نا امید نہیں ۔"

..."دیکھ وہ بے گناہ قیدی اندھیرے کنوئیں میں سات تہ خانوں میں بند ہے ۔ اس کا سورج سا چمکنے والا چہرہ زرد ہے۔بے یار و دیار، غیر قوم ،غیر مذہب کے لوگوں کے ہاتھوں میں قید ہے۔ بڈھے باپ کا غم اس کی روح کو صدمہ پہنچاتا ہے ۔عزیز بھائی کی جدائی اس کے دل کو غمگین رکھتی ہے۔قید خانہ کی مصیبت، اس کی تنہائی، اس کا گہرا اندھیرا اور اس پر اپنی بے گناہی کا خیال اس کو نہایت ہی رنجیدہ رکھتا ہے۔ اس وقت کوئی اس کا ساتھ نہیں ہے مگر اے ہمیشہ زندہ رہنے والی امید تجھی میں اس کی خوشی ہے۔"

کتنی سچی بات کہی ہے سر سید نے۔انسان چاہے جس حالت میں ہو امید کے سہارے اپنی ساری زندگی کاٹ لیتا ہے۔ ایک سپاہی لڑائی کے میدان میں اپنے ساتھیوں کو کٹتے مرتے دیکھتا ہے لیکن ایک امید ہی ہے جو اس میں حوصلہ، جذبہ اور جوش پیدا کرتی ہے ۔ جیت کی خوشی کی خاطر وہ آخری وقت تک جدوجہد کرتا رہتا ہے۔

سر سید کو منظر نگاری پر بھی عبوریت حاصل ہے۔ وہ اپنی باتوں کو قوم کے دل میں اتارنا چاہتے ہیں ۔ اس کے لیے انہوں نے بالکل سیدھی سادی زبان کا استعمال کیا ہے ۔ رنگینی نہیں ہے لیکن

بالکل رو کھی پھیکی اور بے کیف بھی نہیں ہے کہ پڑھنے والے کی دلچسپی ہی زائل ہو جائے ۔ انہوں نے مناظر فطرت کی عکاسی کتنی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے ذرا ملاحظہ فرمائیے:-

"اے آسمان پر بھورے بادلوں میں بجلی کی طرح چمکنے والی دھنک،اے آسمان کے تارے تمہاری خوشنما چمک،اے بلند پہاڑوں کی آسمان سے باتیں کرنے والی دھندلی چوٹیو،اے پہاڑ کے عالی شان درختو ، اے اونچے اونچے ٹیلوں کے دلکش بیل بوٹو، تم بہ نسبت ہمارے پاس درختوں اور سرسبز کھیتوں اور لہراتی ہوئی نہروں کے کیوں زیادہ خوش نما معلوم ہوتے ہو ۔"

سرسید کے تمام مضامین اپنے اندر ایک دلکشی ، شگفتگی اور رعنائی لئے ہوئے ہیں۔ وہ سادگی کے ساتھ اپنی باتوں کو بیان تو کرتے ہیں لیکن بے نمک مرچ کی پھیکی زبان استعمال نہیں کرتے ۔ وہ دل کی بات کو دل میں اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ روزمرہ کی عام زبان استعمال میں لاتے ہیں۔ جملے اور فقرے کو خوبصورت بنانے کے لئے چھوٹے چھوٹے ہندی اور انگلش کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں یہی خوبیاں انہیں شہرت دوام عطا کرتی ہیں۔